بسنت، ویلنٹائن ڈے اور دیگر تہواروں کی شرعی حیثیت

گزشتہ سطروں میں اس بات کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ اسلام اگرچہ کھیل کود اور تفریح کی اجازت دیتا ہے۔لیکن اگر ان کھیلوں میں غیر شرعی کام شروع ہو جائیں۔مثلاً جوا کھیلا جائے یا کپڑے شریعت کے مطابق نہ پہنے جائیں یا پھر اس میں لگ کر نماز چھوڑ دی جائے تو یہ ناجائز ہوں گے۔اسی اصول کے تحت اگر ہم بسنت ویلنٹائن ڈے اور دیگر تہواروں کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تہوار بے شمار گناہوں کا مجموعہ بن چکے ہیں۔ہم ان میں پائے جانے والی مندرجہ ذیل خرابیوں کا ذکر قرآن وحدیث کی روشنی میں کرتے ہیں۔

۱۔ جھوٹ

۲۔ اختلاط مردوزن

۳۔ شراب نوشی

۴۔ فضول خرچی

۵۔ وقت کا ضیاع

۶۔ گستاخِ رسول واہل بیت سے مشابہت

۷۔ معاشرتی حقوق کی پامالی

۸۔ کفار کی مشابہت

۹۔ نماز اور خدا کی یاد سے غفلت

۱۰۔ جانی ومالی نقصانات

۱۱۔ دشمن کی معیشت کو مضبوط کرنا

ا۔ جھوٹ

اپریل فول کا سارا تہوار ہی جھوٹ بولنے پر مبنی ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ جس تہوار کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہو اس کا اسلام سے کیا تعلق ہوسکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام میں خوش مزاجی اور خوش مزاح کی اجازت بھی ہے۔ خوش خلقی اور خوش دلی کو مستحسن نظروں سے دیکھا گیا ہے۔ اس لئے اس دن کو منانے میں کوئی قباحت نہیں۔ یہ بات یقیناً درست ہے کہ مزاح اور خوش مزاجی کی اسلام نے اجازت دی ہے۔ بلکہ ہمارے محبوب آقا ﷺ کی احادیث مبارک سے کئی ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آقا علیہ السلام اپنے صحابہ ازواج مطہرات اور معصوم بچوں کے ساتھ مزاح فرمایا کرتے تھے۔ لیکن یہ یاد رکھنا بھی بہت ضروری ہے کہ خوش مزاجی اور مزاح کا دائرہ بھی اسلام میں سچائی کے گرد ہی گھومتا ہے۔ وہ مزاح اور خوش طبعی جس میں جھوٹ کا شائبہ بھی ہو اسلام اسے اچھا نہیں سمجھتا۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں ملنے والا کوئی مذاق ایسا نہیں جس میں جھوٹ شامل ہو۔

بلکہ نبی اکرم ﷺ نے جھوٹ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

> عن عبداللہ بن عمر عن النبی ﷺ قال اربعة من کن فیه کان منافقاً او کانت فیه خصلة من الاربع کانت فیه خصلة من النفاق حتٰی یدعها اذا حدث کذب و اذا عاهد غدر و اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ و اذا خاصم فجر . (سنن نسائی، جلد۲ صفحہ نمبر ۲۳۲)
>
> سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص میں چار خصلتیں ہوں گی تو وہ منافق ہے اور اگر ان میں سے ایک بھی خصلت ہوئی تو وہ نفاق کی علامت ہے۔ جب تک کہ وہ اس کو ترک نہ کر دے اول جب وہ کوئی بات کرے تو جھوٹ بولے۔ دوم جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ سوم جب عہد کرے تو توڑ ڈالے چہارم جب کسی شخص سے لڑے تو گالیاں دینے لگے۔

آقا علیہ السلام نے جھوٹ کو دوزخ میں لے جانے والا فعل قرار دیا۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے۔

☆ قال الشافعی رحمه الله تعالی : الفقهاء کلهم عیال ابی حنیفه فی الفقه ☆

عن عبدالله بن مسعودؓ قال قال رسول الله ﷺ عليكم بالصدق فان الصدق يهدى الى الجنة وما يزال الرجل يصدق ويتحرىٰ الصدق حتىٰ يكتن عندالله صديقا . واياكم والكذب فان الكذب يهدى الىٰ فجور و ان الفجور يهدى الىٰ النار وما يزال الرجل يكذب حتىٰ يكتب عندالله كذابا . (بخاری)

عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سچ کو لازم پکڑو اس لئے کہ سچائی جنت کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ کے یہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔اور جھوٹ سے بچو اس لئے کہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ اور گناہ دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے۔اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے یہاں وہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

عن ابن عمر عن النبى ﷺ قال اذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلاً من نتن ما جاء به . (ترمذی، باب ما جاء فی الصدق و الکذب۔حدیث نمبر۲۰۳۹)

حضرت ابن عمرؓ نے سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس کی بو کی وجہ سے اس آدمی سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جھوٹ منافقت کی نشانی اور جہنم کے راستوں میں سے ایک راستہ ہے۔ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کہیں وہ منافقت کی زندگی تو نہیں گزار رہا اور اگر ایسا ہے تو خدا کے حضور توبہ کرے اور یہ بھی یادرکھے کہ جھوٹ بول کر وہ جہنم کا بیوپار کررہا ہے۔

وہ امور جن میں جھوٹ بولنے کی رخصت ہے:

حضرت امام نووی نے ریاض الصالحین میں مختلف احادیث کے پیش نظر تین ایسے مواقع

بیان کئے ہیں ۔ جن میں جھوٹ بولنے کی رخصت ہے۔

۱۔ دو لڑے ہوئے آدمیوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے جھوٹ بولنے کی رخصت ہے۔ یعنی ان کو قریب کرنے اور ان کے دلوں سے باہمی بغض و عناد دور کرنے کے لئے اپنی طرف سے ایسی جھوٹی باتیں بنا کر ان کے سامنے پیش کرنا کہ جس سے بغض و عناد کی برف پگھل جائے اور ان کی دوریاں قربتوں میں بدل جائیں۔

۲۔ جنگ کے موقع پر مسلمانوں کو نقصان سے بچانے کے لئے جھوٹ بولنے کی رخصت ہے۔

۳۔ اس طرح کا معاملہ میاں بیوی کے بارے میں بھی ہے۔ معاشرتی زندگی میں بہت سارے موڑ ایسے آتے ہیں ۔ کہ ازدواجی تعلق کو برقرار رکھنے یا انہیں خوشگوار بنانے کے لیے خاوند کو بیوی سے یا بیوی کو خاوند سے کچھ باتیں چھپانی پڑ جاتی ہیں ۔ ایسے خاص موقعوں اور ضرورتوں پر اخفائے حال کے لئے کچھ جھوٹ بولنے کی رخصت ہے۔

ان تینوں موقعوں کا ذکر حدیث طیبہ میں یوں ہے۔

قالت ام کلثوم ولم اسمعه یرخص فی شیء مما یقول الناس الا فی ثلاث تعنی الحرب والا صلاح بین الناس و حدیث الرجل وحدیث المرأة زوجها۔

(صحیح المسلم ، باب تحریم الکذب و بیان المباح منہ)

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سوائے تین موقعوں کے جھوٹ میں رخصت دیتے ہوئے نہیں سنا ۔ اور تین موقعوں سے مراد وہ لیتی تھیں ۔ جنگ کا موقعہ، لوگوں کے درمیان صلح کرانے کو موقع اور مرد کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات کا موقعہ۔

ان تینوں موقعوں کے علاوہ کسی صورت میں بھی جھوٹ کا بولنا نہ صرف نا جائز ہے بلکہ جہنم میں لے جانے والا ہے۔ خوش مزاجی اور مزاح اگر چہ اپنی جگہ صحیح ہے لیکن محض لوگوں کو خوش کرنے کے لئے جھوٹی بات سنانے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اور اللہ کے نبی نے اس کو ہلاکت قرار دیا ہے۔

عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده قال قال رسول الله ﷺ ویل الذی یحدث فیکذب لیضحک به القوم ، ویل له ثم ویل له .

(ابو داؤد)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو جھوٹی باتیں کرتا ہے۔ تاکہ لوگوں کو ہنسائے۔ ہاں اس کے لئے ہلاکت ہے۔ ہاں اس کے لیے ہلاکت ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے خاموش طبعی کے کئی واقعات ملتے ہیں۔ مگر ان میں ذرہ بھر بھی جھوٹ نہیں بلکہ وہ سچائی پر مبنی ہیں۔ مثال کے طور پر چند ایک ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں:

ان رجلاً استحمل رسول الله ﷺ قال انی حاملک علیٰ ولد ناقه، قال یا رسول الله ما اصنع بولد الناقه فقال رسول الله ﷺ وهل تلد الابل الاالنوق (ترمذی باب ۱۳۲۲ ما جاء فی المزاح)

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری کے لئے جانور مانگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اونٹنیاں ہی تو اونٹ کو جنتی ہیں۔

۲۔ سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ

ان النبی ﷺ قال له یا ذا لا ذنین

نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا ''اے دو کانوں والے'' (ترمذی باب ما جاء فی المزاح)

۳۔ ایک دفعہ ایک نابینا صحابیؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا میری بخشش ہو جائے گی آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اندھے تو جنت میں نہیں جائیں گے۔ وہ نابینا صحابیؓ رونے لگے۔ آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا اے میرے صحابیؓ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص جنت میں اندھا نہیں جائے گا وہاں تو سب کی آنکھیں روشن ہوں گی۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد سن کر وہ خوش ہو گئے۔

۴۔ حضرت سید حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک بوڑھی عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ ﷺ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرما دے آپ

ﷺ نے فرمایا اے امّ فلاں جنت میں بوڑھے داخل نہیں ہوں گے۔ یہ سن کر وہ بڑھیا روتے ہوئے واپس جانے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بتا دو کہ یہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں نہیں جائیں گی بلکہ اللہ تعالی بوڑھی عورتوں کو نئے سرے سے جوان کر دیں گے۔ (شمائل ترمذی)

۵۔ حضرت ابن وائل فرماتے ہیں کہ میں اپنے ایک دوست کے ہمراہ حضرت سلمان فارسیؓ سے ملاقات کے لئے گیا تو انہوں نے ہمارے سامنے جو کی روٹی اور جو کا نمکین دلیہ پیش کیا ۔میرے دوست نے کہا کہ اگر اس کے ساتھ پودینہ بھی ہوتا تو یہ اور زیادہ لذیذ ہوتا۔ یہ سن کر حضرت سلما فارسیؓ گھر سے نکلے اور اپنا لوٹا رہن رکھ کر پودینہ خرید لائے۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو میرے دوست نے کہا کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں اس روزی پر قانع بنا دیا۔ یہ سن کر حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا اگر تم اس روزی پر قانع ہوتے تو میرا لوٹا گروی نہ ہوتا۔

علاوہ ازیں احادیث طیبہ میں بے شمار ایسے واقعات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاح نبی اکرم ﷺ نے خود بھی فرمایا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی آپس میں مزاح فرمایا کرتے تھے ۔جب کہ اس کے برعکس نبی پاک ﷺ نے جھوٹ کو منافقت کی نشانی قرار دے کر اس سے منع فرمایا ہے۔

۲۔ اختلاط مرد وزن:

انسان اشرف المخلوقات ہے ۔اس لئے دوسرے حیوانات اور مخلوقات سے اس کا معاملہ بالکل مختلف ہے ۔حیوانات کی زندگی میں وہ پابندی اور ضابطہ نظر نہیں آتا جو انسانیت کا تقاضا ہے انسانی اور بالخصوص اسلامی معاشرے کے لئے کچھ ضابطے اور پابندیاں عائد کی گئی ہیں ۔جن کا لحاظ ضروری ہے ۔ورنہ ان کے بغیر انسان انسانیت کے درجے سے گر کر حیوانات کے درجے میں آجاتا ہے۔ اسلام میں عورت کو عزت، عظمت اور مرتبہ عطا کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ کچھ پابندیاں بھی لگائیں اور ان میں سب سے اہم پردہ ہے جو آج ختم ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ بسنت نائٹ ہو یا نیو ائیر نائٹ، ویلنٹائن ڈے ہو یا میراتھن ریس ہر جگہ شرم وحیا کی دھجیاں بکھیری جاتی ہیں ۔ان تمام مواقع پر ہونے والی تقاریب میں مرد وزن آزادانہ طور پر گھل مل کر موج میلہ مناتے ہیں بے حیائی

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ تعالی علیہ) کے پروردہ ہیں

، بے غیرتی اور بے پردگی کے مظاہرے سر عام ہوتے ہیں۔ حیا کا جنازہ نکل چکا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حیا کے باب میں فرمایا:

قال الایمان بضع و سبعون شعبة و الحیاء شعبة من الایمان (الصحیح المسلم، باب ۱۱، جلد: ۱، حدیث نمبر ۶۰)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی صاحب فرماتے ہیں کہ:

یہاں ایک سوال یہ ہے کہ تمام شاخوں میں سے نبی کریم ﷺ نے حیا کا خصوصیت کے ساتھ کیوں ذکر فرمایا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حیاء ایمان کی تمام شاخوں کو شامل ہے، کیونکہ گناہ اور بے حیائی کے کام کرنے سے دنیا اور آخرت میں رسوائی ہوتی ہے۔ اور حیاء دار آدمی رسوائی سے ڈرتا ہے، اس لئے گناہوں سے باز رہے گا۔ اور تمام احکام شرعیہ پر عمل کرے گا۔

علامہ طیبی نے کہا کہ حیاء کو خصوصیت سے الگ ذکر کرنے کی یہ وجہ ہے کہ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخوں میں سے ایک شاخ ہے، کیا انسان نے اس کو مکمل کر لیا ہے۔ اس پر قیاس کر کے سوچیں کہ یہ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخوں میں سے ایک شاخ ہے، کیا انسان نے اس کو مکمل کر لیا ہے، اس پر قیاس کر کے سوچیں کہ ایمان کی تمام شاخوں کو حاصل کرنا کس قدر مشکل ہے۔

علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں:

ان الحیاء تغیر و انکسار عند خوف ما یعاب او یذم (شرح صحیح مسلم، جلد اول، صفحہ نمبر ۴۱۹)

کسی کام کے ارتکاب کے وقت مذمت اور ملامت کے خوف سے انسان کی ہیئت کا متغیر ہونا حیاء ہے۔

اسی طرح پردہ کے بارے میں اللہ رب العزت نے سورۃ نور میں ارشاد فرمایا:

یاایھا النبی قل لا زواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن بجلابیبھن ذالک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین (الاحزاب، ۳۳:۵۹)

علم وفن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)

اے محبوب ﷺ کہہ دیجئے اپنی بیویوں، صاحبزادیوں اور دوسرے مسلمانوں کی عورتوں سے کہ نیچے لٹکا لیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں اس سے ان کی جلد پہچان ہو جایا کرے گی۔ اور انہیں ایذاء نہ دی جائے گی۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ ۔ (الاحزاب، م، ۳۳:۳۳)

(اے نبی کی ازواج) اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جاہلیت اولیٰ والی نمود ونمائش نہ کرو۔

وقل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون o و قل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھم و یحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ۔ (النور، م۲۴: ۳۱،۳۰)

اے محبوب ﷺ کہہ دیجئے مسلمان مردوں سے کہ نیچی رکھا کریں اپنی نظریں اپنی شرمگاہوں کی یہ ان کے لئے پاکیزہ تر ہے، بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اور اے حبیب مسلمان عورتوں سے فرما دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہ (یعنی آبرو) کی حفاظت کیا کریں۔ اور اپنا حسن و جمال ظاہر نہ کریں مگر جو چیز کھلی ہی رہتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے بھی سختی کے ساتھ پردے کی تلقین فرمائی ہے۔

المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفھا الشیطان (ترمذی)

عورت قابل ستر ہے (یعنی سر سے پاؤں تک پوشیدہ رہنے کے قابل ہے) جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے (مردوں کی نظروں میں) اچھا کر کے دکھاتا ہے۔

۲۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان المرأۃ تقبل فی صورۃ الشیطان و تدبر فی صورۃ شیطان (مسلم شریف)

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

بیشک عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں واپس جاتی ہے۔

۳۔ حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایما امرأة استعطرت فمرت علیٰ قوم لیجدوا ریحها فهی زانیة و کل عینن زانیة (نسائی)

جو عورت عطر مل کر مردوں کے پاس سے گزرے تا کہ، وہ اس کی خوشبو سونگھیں۔ وہ عورت زنا کار ہے۔ اور ہر آنکھ جو اس کو دیکھے وہ بھی زنا کار ہے۔

۴۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمیٰؓ سے روایت ہے:

انها کانت عند رسول الله ﷺ ومیمونة اذا قبل ابن امّ مکتوم فدخل علیه فقال رسول الله ﷺ احتجبا منه ، فقلت یا رسول الله ألیس هو اعمیٰ لا یبصرنا ، فقال رسول الله ﷺ افعمیا وان انتما ، الستما تبصر انه (احمد، ترمذی)

بیشک وہ (ام سلمیٰ) اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھیں۔ اتنے میں عبد اللہ بن ام مکتومؓ جو نابینا صحابی تھے حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اندر آنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ تو نابینا ہیں۔ ہم کو تو وہ دیکھ نہیں سکتے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اندھی ہو۔ کیا تم دونوں اس کو نہیں دیکھ سکتیں؟

انه کان عند النبی ﷺ فقال : ایّ شئی خیر للمرأة فسکتوا ، قال فلما رجعت قلت لفاطمة ای شئی خیر للنساء قالت لا یرین الرجال ولا یرونهن۔ (دار قطنی)

۵۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریمؓ سے روایت ہے کہ:

قال سالت رسول الله ﷺ عن نظر فجاة ، فامرنی عن اصرف بصری (مسلم)

علم وفن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)

وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے سب سے دریافت کیا کہ بتلاؤ عورت کے لئے کون سی بات بہتر ہے۔ اس پر صحابہ کرامؓ خاموش ہو گئے۔ اور کسی نے جواب نہ دیا۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ میں نے واپس آ کر حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ عورتوں کے لئے سب سے بہتر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ یہ کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد ان کو دیکھیں۔

۶۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ:

قالت سالت رسول الله ﷺ عن نظر فجاة ، فامرنی عن اصرف بصری (مسلم)

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ فوراً نظر پھیر لو۔ ان تمام آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ مرد کا غیر محرم عورت کو دیکھنا عورت کا غیر محرم مرد کو دیکھنا۔ بن ٹھن کر غیر محرم مردوں کے سامنے جانا اور ان کے لئے نمود و نمائش کرنا حرام ہے۔

۳۔ شراب نوشی:

عیاشی و فحاشی کی محفلوں کا تصور شراب کے بغیر پھیکا ہوتا ہے۔ بسنت، ویلنٹائن ڈے اور نیو ائیر نائٹ پر شراب پانی کی طرح بہائی جاتی ہے۔ حالانکہ بحیثیت مسلم ہم جانتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایها الذین اٰمنوا انما الخمر و المیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون .

(المائدۃ، م۵:۹۰)

اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے پاس نصب شدہ پتھر اور فال کے تیر ناپاک ہیں، شیطانی کاموں میں سے ہیں۔ پس تم ان سے اجتناب کرو تا کہ تم کامیاب ہو سکو۔

شراب نوشی کی ممانعت احادیث کی روشنی میں:

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ:

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت زانی زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا۔ اور جس وقت شراب پینے والا خمر (شراب) پیتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا۔ اور جس وقت لٹیرا لوگوں کے سامنے لوٹ مار کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا۔ (سنن نسائی، جلد ۸، حدیث نمبر ۵۶۷۵، صحیح مسلم، ۱۰۱، سنن ابن ماجہ، ۳۹۳۲)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص نشہ کرے تو اس کو کوڑے مارو، پھر اگر نشہ کرے تو کوڑے مارو، پھر اگر نشہ کرے تو پھر کوڑے مارو اور چوتھی بار فرمایا اس کی گردن اڑا دو۔ (سنن نسائی: جلد ۸، حدیث نمبر ۵۶۷۸، سنن ابی داؤد، حدیث ۴۴۸۴، سنن ابن ماجہ حدیث ۲۵۷۲)

۳۔ عروہ بن رویم بیان کرتے ہیں کہ ابن دیلمی سوار ہو کر حضرت عبداللہ بن عمر بن عاصؓ کی تلاش میں گئے جب ان کے پاس پہنچے تو کہا اے عبداللہ بن عمرؓ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خمر (انگور کی شراب) کے متعلق کچھ سنا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص میری امت میں سے خمر پئے گا۔ اللہ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں فرمائے گا۔ (سنن نسائی، جلد، ۸، ح ۵۶۸۰، سنن ابن ماجہ: ح ۳۳۷۷)

حضرت عثمان ذالنورینؓ نے فرمایا:

خمر سے اجتناب کرو۔ یہ تمام گناہوں کی اصل ہے۔ تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص عبادت گزار تھا۔ اس پر ایک بدکار عورت فریفتہ ہوگئی اس نے اپنی باندی بھیج کر اس کو گواہی کے بہانے سے بلایا۔ جب وہ اس کے پاس پہنچا تو دروازہ بند کر دیا۔ اس شخص نے دیکھا وہاں ایک حسین عورت ایک غلام اور شراب کا برتن ہے۔ اس عورت نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تم کو گواہی کے لئے نہیں بلایا بلکہ میں نے تم کو اس لئے بلایا ہے کہ تم میری خواہش نفس پوری کرو۔ یا اس شراب سے ایک پیالہ پیو یا اس غلام کو قتل کر دو۔ اس عابد نے شراب کو نسبتاً کم گناہ سمجھتے ہوئے مجھے اس شراب سے ایک پیالہ پلا دو۔ اس نے اس کو ایک پیالہ شراب پلا دی اس نے کہا اور پلاؤ پھر اس نے اس عورت سے بدکاری اور غلام کو قتل بھی کر دیا۔ سو تم خمر سے اجتناب کرو کیوں کہ خدا کی قسم دائماً شراب نوشی کے ساتھ ایمان باقی نہیں رہتا۔ (سنن نسائی، جلد ۸، ح ۵۶۸۲)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

ہوئے سنا کہ جس شخص نے خمر کو پیا چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی ۔ پھر اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے ۔ پھر اگر دوبارہ شراب پئے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں کرتا ۔ پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے ۔ پھر اگر شراب پئے تو اللہ تعالیٰ برحق ہے کہ اس کو دوزخیوں کی پیپ پلائے ۔ (سنن نسائی ،جلد ۸، ۵۶۸۶، سنن ابن ماجہ ح ۳۳۷۷)

قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ شراب نوشی تمام گناہوں کی جڑ اور بنیاد ہے ۔ لہٰذا اس سے اجتناب کرنا بہت ضروری ہے ۔

۴۔ فضول خرچی:

اللہ تعالیٰ نے اسراف وتبذیر سے منع کیا ہے ۔ اسراف کا مطلب تو یہ ہے کہ انسان کی ایسی دنیاوی ضروریات جن پر خرچ کرنا جائز ہے ان پر ضرورت سے زائد خرچ کرنا جبکہ تبذیر سے مراد ان امور پر خرچ کرنا ہے ۔ جو شریعت نے حرام قرار دیئے ہیں ۔ مثلاً شراب ، جوا، موسیقی ، غیر اسلامی رسومات وتقریبات پر خرچ کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام امور پر خرچ کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے ۔ فرمان الٰہی ہے ۔

ولا تبذر تبذیرا . ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ، وکان الشیطان لربه کفورا (بنی اسرائیل، ک ۱۷: ۲۷،۲۶)

اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے ۔

فضول خرچی احادیث کی روشنی میں:

حضور اکرم ﷺ نے بھی اپنی تعلیمات میں فضول خرچی سے منع فرمایا ہے:

۱۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ کام حرام کر دیئے ہیں ۔ ماؤں کی نافرمانی کرنا ، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا ، حق نہ دینا ، ناحق مانگنا ۔ اور تین کام مکروہ کئے ہیں ۔ فضول

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

بحث کرنا۔ بکثرت سوالات کرنا اور مال ضائع کرنا۔ (صحیح بخاری ح ۱۴۷۷ ، مسلم: ۱۷۱۵)

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بغیر اصراف اور تکبر کے کھاؤ پیو اور صدقہ کرو۔ اور حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا جو چاہے کھاؤ اور جو چاہے پہنو جب تک اصراف اور تکبر نہ ہو۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس باب نمبر ۱)

۳۔ عمر بن شعیب ؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاؤ پیو اور صدقہ کرو۔ لباس پہنو بغیر تکبر اور اصراف کے۔ (سنن ابن ماجہ، ح : ۵ ۳۲۰، ترمذی: ۲۸۱۹)

۴۔ حضرت صخرہ بن صہیب ؓ بیان کرتے ہیں کہ:

> حضرت صہیب ؓ کی کنیت ابو یحیٰی تھی وہ اپنے آپ کو عرب کہتے تھے اور لوگوں کو بہت زیادہ طعام کھلاتے تھے ان سے ایک دن حضرت عمر فاروق ؓ نے پوچھا اے صہیب ؓ تم نے ابو یحیٰی کنیت کیوں رکھی ہے؟ حالانکہ تمہارا کوئی بیٹا نہیں ہے اور تم اپنے آپ کو عرب کہتے ہو اور تم بہت زیادہ طعام کھلاتے ہو اور یہ مال میں اصراف ہے۔

حضرت صہیب ؓ نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میری کنیت ابو یحیٰی رکھی تھی اور رہا نسب کے متعلق آپ کا اعتراض! تو میں اہل موصل کے نمر بن قاسط کے خاندان سے ہوں، جب میں کم عمر تھا تو مجھے قیدی بنا لیا گیا لیکن مجھے اپنے گھر والوں اور اپنی قوم کا شعور تھا اور آپ کا یہ اعتراض کہ تم زیادہ کھانا کھلاتے ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔ تو اس ارشاد نے مجھے اس پر ابھارا۔ کہ میں کھانا زیادہ کھلاؤں۔ (سنن ابن ماجہ: ۳۷۳۸، مسند احمد، ۲۴۴۲۲)

ویلنٹائن ڈے پر دعوتیں، تقریبات، نیو ائیر نائٹ، اور بسنت پر ناچ گانے کی تقریبات ڈوروں اور پتنگوں پر اٹھنے والے اخراجات اور عیاشیاں اسی فضول خرچی کے زمرے میں آتی ہیں۔

پتنگ بازی کا ایک حامی لکھتا ہے:

پتنگ بازی خاصی مہنگی تفریح ہے لیکن اس کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ (سید سلطان

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

عارف: روزنامہ نوائے وقت۔ 20-2-2000)

پتنگ اور ڈور سازی کے ایک ادارے کے مالک نے بتایا کہ صرف لاہور میں بسنت پر زندہ دلان لاہور پچاس کروڑ روپے خرچ کر دیتے ہیں، ایک محتاط اندازے کے مطابق صرف لاہور نے سال بھر میں ایک ارب روپے سے زائد رقم خرچ کر دی جاتی ہے۔(سید سلطان عارف: روزنامہ نوائے وقت۔ 20-2-2000)

سرکاری اور وی وی آئی پی (V.VIP) شخصیات پر خرچ ہونے والی رقم:

سرکاری اور وی وی آئی پی (V.VIP) شخصیات پر خرچ ہونے والی رقوم کا اندازہ اس خبر سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

بسنت تہوار منانے کے لئے ملک بھر سے جو اہم شخصیات لاہور پہنچے ہیں ان میں وی وی آئی پی (V.VIP) اور وی آئی پی سمیت مجموعی طور پر تین ہزار اہم شخصیات شامل ہیں۔سرکاری ذرائع کے مطابق صرف لاہور پولیس اور انٹیلیجنس اداروں کو جن شخصیات کی سیکیورٹی کا انتظام کرنا پڑا ان میں ۲۴۵ شخصیات کو وی وی آئی پی، ۱۷۰۰ کو وی آئی پی اور ایک ہزار سے زائد کو اہم شخصیات کا درجہ دیا گیا۔بسنت تہوار منانے والی ان شخصیات کی سیکیورٹی کے لئے پولیس اور انٹیلیجنس اہلکاروں پر مشتمل ۳۵۰۰ اہلکار اور افسران سیکیورٹی پر تعینات ہوں گے۔اہم شخصیات کی رہائش اور بسنت تہوار منانے کا بندوبست فائیو اسٹار ہوٹلوں، اسٹیٹ گیسٹ ہاؤس، جم خانہ گورنر ہاؤس، چمبہ ہاؤس، ایم پی اے ہاسٹل، کے علاوہ ڈیفنس، ماڈل ٹاؤن اور گلبرگ کے بعض نجی بنگلوں میں کیا گیا۔جبکہ بعض اہم شخصیات اندرون لاہور میں بھی بسنت کا تہوار منائیں گی۔سرکاری ذرائع کے مطابق اسلام آباد کے علاہ چاروں صوبوں سے اہم شخصیات، اعلیٰ سول وفوجی افسران اور انٹیلیجنس کے افسران کی بڑی تعداد بھی بسنت منانے کے لئے اپنے فیملی ممبران کے ہمراہ لاہور پہنچ چکے ہیں۔(روزنامہ نوائے وقت، 9-2-2005)

علاوہ ازیں نیو ایئر نائٹ پر بھی اہم سرکاری اور نیم سرکاری شخصیات اور ان کے فیملی ممبران کے لئے اسی قسم کا اہتمام حکومت کو کرنا پڑتا ہے۔

پاکستان ایک غریب اور پسماندہ ملک ہے جہاں معیشت ابھی بھی بیساکھیوں کے

سہارے رینگ رہی ہے۔ یہاں لوگ غربت و افلاس بے روزگاری اور مہنگائی سے تنگ آ کر نہ صرف اپنے بچوں کو قتل کر رہے ہیں بلکہ اپنے ہی ہاتھوں اپنی زندگی کا گلا بھی گھونٹ رہے ہیں۔ایک جانب ایسے افراد ہیں جو کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔دوسری جانب ایسے لوگ بھی ہیں جو دولت کے نشے میں ایسے ذرائع تلاش کرتے ہیں جن کے ذریعے انہیں اسراف وتبذیر اور نمود ونمائش کا موقع مل سکے۔اور اس پر مستزاد یہ کہ یہ تقریبات ایسے ملک میں منائی جارہی ہیں۔

☆ جونو ارب ڈالر کا مقروض ہے۔

☆ جس کا ہر شہری دو ہزار روپے کا پیدائشی مقروض ہے۔ جہاں غریب آدمی پیٹ بھرنے کے لئے کوڑے میں پھینکی ہوئی چیزیں کھانے پر مجبور ہے۔

☆ جہاں آئے روز بیروزگاری کی وجہ سے خودکشی کے واقعات رونما ہورہے ہیں۔

☆ جس میں پچاس فی صد آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔

☆ جہاں اسٹیٹ بینک کی رپورٹ کے مطابق ۴۳ فی صد افراد خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

☆ جہاں شرح خواندگی کا یہ عالم ہے۔کہ آٹھ کروڑ افراد دستخط کرنا بھی نہیں جانتے۔

ایسا ملک نیوائیر نائٹ، بسنت، ویلنٹائن ڈے اور دیگر اخلاق سوز اسراف وتبذیر سے بھرپور تقریبات پر سرکاری سطح پر ہونے والے ان اخراجات کا کبھی بھی متحمل نہیں ہوسکتا۔

۵۔ وقت کا ضیاع:

وقت وہ قیمتی متاع ہے جو ایک بار ہاتھ سے نکل جائے تو پھر واپس کبھی نہیں آتی۔ وقت کی قدر کرنا بہت ضروری ہے۔ پہلے بسنت صرف ایک دن کی ہوتی تھی۔اب اس کے تین دن مہندی، بارات، اور ولیمہ بنالیا گیا ہے۔اور اس کے علاوہ مختلف مواقع پر منی بسنت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں مختلف شہروں میں بسنت مختلف تاریخوں میں منائی جاتی ہے۔تاکہ یہ ہنگامہ ایک ہی جگہ پر ختم نہ ہو بلکہ مختلف شہروں میں مختلف تاریخوں میں بسنت منا کر زیادہ لطف اٹھایا جاتا ہے۔لیکن یہ نہ سوچا کہ اس کے اندر ملک وملت کا کتنا وقت ضائع ہوتا ہے۔علاوہ ازیں ویلنٹائن ڈے پر چھٹی کرنا دوستوں کے یہاں تقریبات، نیوائیر نائٹ، شور شرابا، یہ وقت کا ضیاع ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ومن الناس من يشتری لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم و يتخذها هزوا اولئک لهم عذاب مهين (لقمان، ک ۶:۳۱)

اور کئی ایسے لوگ بھی ہیں جو (مقصد حیات سے) غافل کر دینے والی باتوں کا بیوپار کرتے ہیں تا کہ راہ خدا سے بھٹکاتے رہیں (اس کے نتائج بد سے) بے خبر ہو کر اس کا مذاق اڑاتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔

لہوالحدیث وہ چیز ہے جو اللہ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل کر دے جیسے رات گئے تک قصے کہانی، لطیفہ گوئی، فلم بینی اور گانا وغیرہ۔ ہر گزرنے والی ساعت انسان کی زندگی کی مہلت ختم کرتی جا رہی ہے۔

اسی لئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

غافل یہ گھڑیال تجھے دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

انسان خوش گماں ہے کہ اس کی زندگی ۳۵ سال ہوگئی ہے۔ مگر یہ نفس کا ایک دھوکہ ہے، حقیقت یہ ہے کہ جس کو ہر ذی شعور شخص جانتا ہے کہ اس کی زندگی کے ۳۵ سال کم ہو گئے ہیں۔

پیر کرم شاہ الازہریؒ اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

قرآن کریم نے جو انسانی زندگی کا تصور پیش کیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ زندگی بڑی قیمتی شے ہے۔ اس کا ایک ایک لمحہ گراں بہا ہے۔ یہ ایک ایسی مہلت ہے جو صرف ایک مرتبہ ہی ارزانی ہوتی ہے۔ انسان جب اپنا مقررہ وقت بسر کر بیٹھتا ہے۔ تو پھر دنیا بھر کے خزانے دے کر بھی اس میں ایک گھڑی کا اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ اچھے یا برے جو اعمال وہ کرتا ہے ان کے اچھے یا برے نتائج ضرور مرتب ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنے تمام اعمال و افعال کے لئے اپنے خالق و مالک کے ہاں جواب دہ ہے۔ اسی محدود اور مقررہ مدت میں اس نے اپنی عاقبت کو بھی سنوارنا ہے، اپنی دنیاوی زندگی کو بھی بامقصد، باوقار، اور حتی الوسع آرام دہ بنانا ہے، مزید برآں اپنی ذہنی، فکری اور روحانی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر گلشن ہستی کے حسن اور بہار میں بھی اضافہ کرنا ہے۔

☆ قال الشافعی رحمه الله تعالی: الفقهاء کلهم عيال ابی حنيفه فی الفقه ☆

جو دین زندگی کو اتنی اہمیت دیتا ہے اس سے یہ توقع عبث ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو عیش وعشرت اورلہو ولعب کی کھلی چھٹی دے گا اور انہیں بے مقصد زندگی بسر کرنے کی اجازت دے گا۔اسی لئے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں ایسے تمام کاموں سے اجتناب کی بار بار تاکید کی گئی ہے جولغو اور لایعنی ہوں۔(ضیاءالقرآن: جلد سوم، ص،۵۹۸)

۶۔گستاخان رسول ﷺ اور اہل بیت سے مشابہت:

بی۔ایس نجار، کنہیا لال، سید محمد لطیف، نذیر احمد چوہدری، ڈاکٹر انجم سلطانی اور گیانی خزاں سنگھ کی تحریروں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بسنت کا میلہ حقیقت رائے نامی ایک ایسے نوجوان ہندو کی یاد میں منایا جاتا ہے جس نے نبی اکرم ﷺ اور سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ استعمال کئے، اور اس جرم عظیم کی سزا کے طور پر اس کو سزائے موت دے دی گئی۔اور ہندوؤں نے حقیقت رائے کو مذہبی ہیرو کا درجہ دے دیا اور اس کی یاد میں بسنت میلہ منانا شروع کر دیا، تمام ہندو اس کی سمادھ پر جا کر بڑی عقیدت کے ساتھ حاضری دیتے ہیں اور اس گستاخ رسول ﷺ کو ایک مقدس مذہبی مقام دیتے ہیں۔

نہایت قابل افسوس بات ہے کہ ہندوؤں نے ہمارے محبوب آقا علیہ السلام کے گستاخ کو مذہبی ہیرو کا درجہ دے دیا، اور اس کو ایک مقدس مذہبی شخصیت مان لیا اور مسلمانوں نے اپنے رسول ﷺ کے گستاخ کو مذہبی ہیرو کا درجہ دے دیا، اور اس کو ایک مقدس مذہبی شخصیت مان لیا اور مسلمانوں نے اپنے رسول ﷺ کے گستاخ کی یاد میں منائے جانے والے میلے کو حرز جاں بنا لیا ہے۔

میر کیا سادہ ہیں کہ بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

وہ شہر جو غازی علم الدین شہیدؒ جیسے سچے عاشق رسول ﷺ کی آخری آرام گاہ ہے اس کے باسی ایک گستاخ رسول کی یاد منانے میں تمام دنیا سے بازی لے جا رہے ہیں! وہ غازی علم الدین شہیدؒ جس نے تختہ دار کے قریب رک کر کہا تھا لوگو! گواہ رہنا میں نے ہی راج گوپال کو حرمت رسول ﷺ کی خاطر قتل کیا تھا اور آج اپنے نبی کا کلمہ پڑھتے ہوئے ان پر اپنی جان نثار کر رہا ہوں۔

افسوس! آج علم الدین کے گواہوں نے علم الدین کی یاد منانے کی بجائے ایک گستاخ

رسول ﷺ کی یاد منانا شروع کردی۔

اللہ کے نبی علیہ السلام نے فرمایا:

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (بخاری)

تم میں سے کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ میرے ساتھ، اپنے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ کرتا ہو

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

آج اگر کوئی ہمارے ماں باپ یا بہن بھائی کو گالی دے تو ہم اس کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں۔ لیکن کتنے افسوس! کی بات ہے کہ ایک گستاخ لونڈے کی یاد منا رہے ہیں جس نے سیدہ خاتون جنت کے لئے نازیبا الفاظ استعمال کئے، وہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قال رسول اللہ ﷺ فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی (بخاری، مسلم، ترمذی)

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حضرت جمیع بن عمیرؓ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ

ای الناس کان احب الی رسول اللہ ﷺ قالت فاطمة (مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ تو فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ

ان النبی ﷺ کان اذا سافر کا اٰخر الناس عهداً به فاطمة و اذا قدم من سفر کان اول الناس به عهداً فاطمة

(المستدرک: ص:۱۵۱ جلد ۳)

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

جب حضرت فاطمہؓ نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لاتیں تو آپؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے اور انہیں بوسہ دیتے اور محبت سے اپنی جگہ بٹھاتے اور جب نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو آپؓ کھڑی ہو جاتیں اور آپ کے دست مبارکہ کو چوم لیتیں اور ادب واحترام سے اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

وہ سیدہ جس کے ناراض ہونے کو نبیؐ نے اپنی ناراضگی کہا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی قرار دیا۔ وہ فاطمہ جس کو آقا نے اپنے جسم اور جگر کا ٹکڑا کہا۔ وہ سیدہ جو ساری ساری رات مصلے پر سجدہ میں سر جھکا کر اپنے بابا کی امت کی بخشش کے لئے روتی رہیں۔ وہ فاطمہ جن کی عظیم دینی خدمات، خوف خدا اور محبت رسول ﷺ سے متاثر ہو کر اقبال نے کہا تھا۔

رشتہ آئین محبت زنجیر پاست
پاس فرمان جناب مصطفیٰ است
ورنہ گرد تربتش گردید
سجدھا بر خاک او پاشید

میرے پاؤں میں حق تعالیٰ کے آئین کی زنجیر پڑی ہے اور مجھے جناب مصطفیٰ ﷺ کے فرمان کا پاس ہے (جنہوں نے غیر اللہ کو سجدہ حرام قرار دے دیا ہے) ورنہ میں اس پاک خاتون کے تربت کے ارد گرد گھومتا اور طواف کرتا اور اس کی پاک خاک پر سجدہ ریز ہوتا۔

نہایت افسوس! آج کے مسلمان پر کہ وہ اسی سیدہ کے گستاخ کی یاد منا رہا ہے۔

۷۔ معاشرت حقوق کی پامالی:

انسان پر کچھ حقوق اللہ کے ہیں جن میں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ شامل ہیں اور کچھ حقوق ایسے ہیں جو اس کے معاشرے کے حقوق ہیں۔ جنہیں حقوق العباد کا نام دیا گیا ہے۔ ان میں والدین، بیوی، بچوں، عزیز واقارب اور ہمسائیوں کے حقوق شامل ہیں۔ حقوق اللہ میں کمی رہ جانے پر معافی کی صورت یہ ہے کہ انسان اپنے مالک کے دربار میں خلوص نیت سے معافی طلب کرے تو اللہ رب العزت اپنی شان رحیمی کے صدقے اس گنہگار پر نظر رحمت فرماتے ہیں۔ لیکن حقوق العباد میں کمی رہنے کی صورت میں معافی کی صرف یہی صورت ہے کہ پہلے متعلقہ افراد سے معافی مانگی

جائے وگرنہ کبھی بھی اللہ کے ہاں معافی نہیں ہوگی۔

ان تمام تہواروں اور خصوصاً نیو ائیر نائٹ، اور بسنت پر معاشرتی حقوق خصوصاً ہمسایوں کے حقوق کی سختی سے خلاف ورزی کی جاتی ہے۔

نیو ائیر نائٹ اور بسنت پر جس قسم کے مشاغل اختیار کر لئے گئے ہیں ان کی تو انسانیت بھی اجازت نہیں دیتی چہ جائے کہ اسلام اس کی اجازت دے۔ چھتوں کی منڈیروں پر چڑھ کر پتنگ بازی کے بہانے لوگوں کی پرائیویسی کا حق پامال کیا جا رہا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

> المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده (مسلم، کتاب الایمان)
>
> مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان بھائی محفوظ رہیں۔

مگر ہم پڑوسی کے گھر میں کھڑے ہو کر اس کی پرائیویسی میں دخل انداز ہو رہے ہیں، اور ہمارا عمل ہمیں اس حدیث مبارکہ سے بالکل مخالف سمت لے جا رہا ہے۔

پڑوسی کے حقوق احادیث کی روشنی میں:

۱۔ نبی اکرم ﷺ نے پڑوسی کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

> عن النبی ﷺ قال لا يؤمن احدکم حتى يحب لا خيه او قال لجاره ما يحب لنفسه (مسلم)
>
> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی یا پڑوسی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ، فلاں عورت نماز، روزہ، صدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زباں سے

☆امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

تکلیف دیتی ہے، سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا ''وہ جہنم میں ہے'' اس شخص نے پھر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ فلاں عورت کے نماز، روزہ، صدقہ (یعنی نوافل) میں کمی ہے وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو ایذا نہیں دیتی آقا علیہ السلام نے فرمایا ''وہ عورت جنت میں ہے۔'' (بیہقی)

۳۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔ (مسلم)

۴۔ فقیہہ ابولیث نقل کرتے ہیں کہ مدنی آقا علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے تین ہمسائے ہوں اور وہ سب کے سب اس سے راضی ہوں تو اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔ (تنبیہہ الغافلین بحوالہ فیضان سنت صفحہ نمبر ۸۳۷)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں معلوم ہے پڑوسی کا کیا حق ہے؟ پھر فرمایا اس کی اجازت کے بغیر اپنی عمارت بلند نہ کرو، تاکہ اس کی ہوا نہ رک جائے۔

سوچئے جو نبی ہمسائے کے گھر کی ہوا روکنے سے منع فرما رہے ہیں وہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ کسی ہمسائے کی بے پردگی کی جائے؟ اور ساری رات بلند آواز گانوں کے ذریعے اس کی نیند کو حرام کیا جائے۔

اس کے علاوہ بسنت معاشرتی حقوق کی بھی پامالی کرتی ہے۔ جس کا ثبوت یہ خبر ہے:

بسنت اور ہماری بے حسی:

روزنامہ نوائے وقت ۲۸ فروری ۱۹۹۸ کے کالم سرِ راہ میں ایک خبر ملی ہے کہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو فیصل آباد میں دو بم دھماکے ہوئے جس سے پانچ افراد ہلاک اور ۳۷ زخمی ہو گئے۔ ایک دھماکہ ریل گاڑی میں اور دوسرا چوک گھنٹہ گھر میں ہوا۔ شومئی قسمت کہ اس روز فیصل آباد میں بسنت نائٹ منائی جا رہی تھی۔ اس لئے کسی کو زخمیوں کی مدد کرنے کی فرصت نہیں تھی۔ اخبارات نے بتایا ہے کہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا زخمیوں کی جان بچانے کے لئے خون کی اشد

ضرورت تھی لیکن خون دینے والے شہری دستیاب نہیں تھے۔ چنانچہ پولیس اہلکاروں نے خودخون دے کر متعدد زخمیوں کی جان بچائی۔ افسوس کی بات ہے کہ مساجد کے لاؤڈ اسپیکروں پر خون کے عطیات کی اپیلیں کی گئیں۔ لیکن یہ اپیلیں بھی بسنت نائٹ کے شور شرابے میں ڈوب گئیں۔ گھروں کی چھتوں پر جو ڈیک بج رہے تھے ان کا شور اتنا زیادہ تھا کہ مساجد کے لاؤڈ اسپیکران کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اس لئے شہر کے لوگوں کو پتہ ہی نہ چلا کہ ریلوے اسٹیشن اور چوک گھنٹہ گھر میں کیا حادثہ پیش آیا ہے۔

چھتوں پر اس انداز سے چھنکی پائل
جس کی آواز میں آوازِ اذاں ڈوب گئی
اور اس قدر شور مچاتی رہیں عشرت گاہیں
جس میں مظلوم کی آہ و فغاں ڈوب گئی

بسنت نائٹ کی وبا جس طرح پھیل رہی ہے ہمیں ڈر ہے کہ خدانخواستہ کل کلاں کو اگر دشمن ہمارے ملک پر حملہ کر دے تو وہ بھی بوکاٹا اور بھارتی گانوں کے شور میں دب جائے گا اور ہمیں صبح اٹھ کر پتہ چلے گا کہ ہم غلام بن چکے ہیں۔

۸۔ کفار کی مشابہت:

بسنت کے موقع پر بسنتی کپڑے پہننا، بسنتی چولے اور اوڑھنیاں پہننا ہندوؤں کی مشابہت ہے، اپریل فول پر دوسروں کو بے وقوف بنانا اور ویلنٹائن ڈے پر اظہار محبت کرنا یہ عیسائیوں کی مشابہت ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے دوسری قوموں کی عادات، رسم ورواج، طریقے ان کے مذہبی شعار اور تہوار اختیار کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

من تشبہ بقوم فھو منھم (ابوداؤد ج ۴۰۳)
جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ فرمایا کرتے تھے:

اللہ کے دشمنوں سے ان کی عیدوں (تہواروں) میں اجتناب کرو۔ (بیہقی الکبریٰ ۹/۳۴۴)
حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر بن العاصؓ کا قول ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں

من بنیٰ ببلاد المشرکین و صنع نیروزهم و مهر جانهم حتیٰ
یموت حشر معهم یوم القیامة (سنن بیہقی ۲۳۴)

جس نے مشرکوں کے شہر میں گھر بنایا، اوران کے نیروز اور مہر جان کو منایا اور اسی حالت میں مرگیا تو قیامت کے دن ان کا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک بار حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دو زرد رنگ کے کپڑوں میں دیکھا تو فرمایا:

ان هذه من ثیاب الکفار فلا تلبسها (مسلم)

بیشک یہ کفار کا لباس ہے تم اسے مت پہنو۔

نبی اکرم ﷺ نے امت مسلمہ کے تشخص کی حفاظت کے لئے غیر مسلم قوم کی مشابہت سے زندگی کے چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی منع فرمادیا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔

قدم رسول الله ﷺ مدینة ولهم یومان یلعبون فیهما فقال ما هذان الیومان قالوا کا نعلب فیهما فی الجاهلیة فقال رسول الله ﷺ ان الله قد ابدلکم بهما خیرا منهما ، یوم الاضحی ویوم الفطر . (ابوداؤد صلوٰۃ العیدین باب ۳۹۵ حدیث: ۱۱۲۱)

جب حضور نبی اکرم ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو یہاں اہل مدینہ دو تہوار منایا کرتے تھے۔ ان میں کھیل تماشے کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ جو تہوار تم مناتے ہو ان کی حقیقت کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم جاہلیت میں یہ تہوار منایا کرتے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو تہواروں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن مقرر کئے ہیں۔ اور وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں۔

صحیح بخاری کی حدیث ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے یہود ونصاریٰ کی مخالفت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ان کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرو۔ (بخاری)

۳۔ عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق

سحری کھانا ہے۔ اہل کتاب دن رات کا روزہ رکھتے ہیں سحری نہیں کھاتے اس لئے فرمایا گیا: کہ تم سحری کھایا کرو۔

آقا علیہ السلام جب مدینہ پاک تشریف لائے تو ہجرت کے پہلے سال میں اذان کی ابتدا ہوئی۔ اس میں بھی آقا علیہ السلام نے یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمادیا۔

ابوعمیر بن انسؓ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں

اهتم النبی ﷺ للصلوٰة کیف یجمع الناس لها ، فقیل له انصب رایته عند حضور الصلوة فاذا رأوها اذن بعضهم بعضا فلم یعجبه ذالک قال فذکر له القنع یعنی الشبوره وقال زیاد شبور الیهود فلم یعجبه ذالک وقال هو من امر الیهود قال فذکر له الناقوس فقال هو من امر النصاریٰ (ابوداؤد کتاب الصلوٰة، باب ۱۷۵ بدء الآذان حدیث نمبر ۴۹۵)

نبی کریم ﷺ نے اہتمام کیا کہ نماز کے لئے لوگوں کو کس طرح جمع کیا جائے آپ سے کہا گیا کہ نماز کا وقت ہونے پر ایک جھنڈا بلند کر دیا جائے جب لوگ اس کو دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو بتادیں۔ یہ بات آپ کو پسند نہ آئی، پھر آپ سے نرسنگھے کا ذکر کیا گیا، زیادہ کی روایت ہے کہ یہود کا نرسنگھا یہ بھی یہودیوں کا فعل ہونے کی وجہ سے پسند نہ آیا۔ راوی کا بیان ہے پھر ناقوس کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ نصاریٰ کا فعل ہے اسی واقعہ کے متعلق پیر کرم شاہ الازہریؒ لکھتے ہیں:

نبی مکرم ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لے آئے۔ جب نماز کا وقت آتا تو صحابہ کرام از خود جمع ہو جاتے اور امام الانبیاء کی اقتدا میں نماز ادا کرتے ادائیگی نماز کے لئے کسی اعلان وغیرہ کا کوئی رواج نہیں تھا ۔ جب نمازیوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوگیا تو اب کوئی ایسی نشانی مقرر کرنے کی ضرورت محسوس کی جانے لگی جسے سن کر یا دیکھ کر سارے نمازی مسجد میں جمع ہو جائیں اور با جماعت نماز ادا کریں۔ نبی الانبیاء ﷺ نے مشورہ کے لئے صحابہ کرامؓ کو بلایا، ان کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا اور تمام شرکاء کو اظہار رائے کی دعوت دی۔

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

ایک صاحب نے تجویز پیش کی کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا اونچا کر کے لہرایا جائے، سب لوگ اسے دیکھ کر مسجد پہنچ جائیں۔ دوسرے نے مشورہ دیا کہ ہم بھی یہودیوں کی طرح بگل بجایا کریں جسے سن کر لوگ نماز کے لئے جمع ہو جائیں۔ رحمت عالم ﷺ نے اس رائے کو ناپسند فرمایا اور کہا **ھو من امر الیھود** یہ یہودیوں کا طریقہ کار ہے۔ یعنی ہمیں یہ زیب نہیں دیتا۔ ایک اور صاحب بولے ناقوس پھونکا کریں نبی مکرم ﷺ نے اس تجویز کو بھی مسترد کر دیا، فرمایا **ھو من امر النصاریٰ** ۔ ناقوس پھونکنا عیسائیوں کا معمول ہے۔ کسی نے رائے دی کہ کسی اونچی جگہ پر آگ روشن کر دی جائے، اس کے شعلوں کو دیکھ کر لوگوں کو نماز کے وقت کا علم ہو جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا **ذلک للمجوس** یہ مجوسیوں کا شیوہ ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ یہ سب تجاویز سنتے رہے آخر میں عرض کی اولا تبعثون رجلا ینادی الصلوٰۃ کیا یہ مناسب نہیں کہ نماز کا وقت ہو تو ایک شخص بلند آواز سے اس کا اعلان کر دے، مرشد برحق نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور بلالؓ کو حکم دیا یا بلال **قم فناد بالصلوٰۃ** اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں نماز کے وقت کا اعلان کرو۔ (ضیاء النبی جلد سوم صفحہ ۱۶۳۔۱۶۲)

آقا علیہ السلام نے جب دین کے جائز امور کے اندر کفار کی مشابہت سے منع فرمایا تو ایسے امور جن کی اصل ہی دین میں موجود نہ ہو تو ان میں کفار یہود و ہنود کی مشابہت کرنا کیسے جائز ہے؟

۹۔ نماز اور خدا کی یاد سے غفلت:

قرآن نے اگرچہ تفریح کی اجازت دے رکھی ہے لیکن ایسے کھیل اور تفریحات جو کسی حرام اور معصیت پر مشتمل ہوں یا جن میں مشغول ہو کر انسان اپنے دینی فرائض اور انسانی حقوق سے غافل ہو جائے یا جن کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف ہو یا جن کا کوئی مقصد ہی نہ ہو شریعت ایسے کھیلوں کی اجازت نہیں دیتی۔ بلکہ جائز تفریح اور کھیلوں میں بھی اگر ناجائز کام شروع ہو جائیں۔ مثلاً گھڑ دوڑ میں جوا کھیلا جائے یا اس میں لگ کر نماز چھوڑ دی جائے یا کپڑے پورے نہ پہنے جائیں تو یہ بھی ناجائز ہو جائے گا۔

اس تصریح کو سامنے رکھ کر اگر ہم بسنت، ویلنٹائن ڈے، نیو ائیر نائٹ، اپریل فول، میراتھن اور دیگر فضول رسومات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں شریعت کے بے شمار احکام

پامال کئے جاتے ہیں۔قیمتی وقت برباد ہوتا ہے، سرمایہ بہایا جاتا ہے، بے پردگی اور بے حیائی ہوتی ہے۔لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی یاد اور عبادت سے غفلت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں انسانوں اور جنوں کی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون (الذاریات،ک ۵۱:۵۶)

اور ہم نے جن وانس کوصرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

اس آیت کے ضمن میں پیرکرم شاہ صاحب لکھتے ہیں:

انسان کوعقل وفہم اختیار اعتبار کی جونعمتیں ارزانی کی گئی ہیں ان کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ اپنی جبین نیاز اسی ذات کے سامنے جھکائے جس نے اسے پیدا فرمایا اور اپنے گونا گوں احسانات سے اسے مالا مال فرمایا۔اب اگر وہ کسی اور کی عبادت کرنے لگے۔جو نہ اس کا خالق ہے اور نہ ہی پروردگار یا بالکل الحاد و ہریت کا راستہ اختیار کرلے یا لہوولعب میں مصروف رہے تو گویا وہ اپنی فطرت سے جنگ کر رہا ہے۔(ضیاء القرآن جلد چہارم صفحہ ۶۴۰)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

ومن اعرض عن ذکری فان له معیشتاً ضنکا (طٰہٰ،ک ۲۰:۱۲۴)

اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو اس کے لئے زندگی (کا جامہ) تنگ کر دیا جائے گا۔

علامہ ابن کثیر اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

جوشخص ذکر الٰہی سے منہ موڑتا ہے اور احکام خداوندی سے روگردانی کرتا ہے۔وہ دولت و ثروت کے انبار جمع کر لینے کے باوجود، جاہ وجلال کے بلند ترین مناصب پر فائز ہونے کے باوجود اطمینان قلب کی دولت سے محروم رہتا ہے۔اس کے دسترخوان پرلذیذ ترین کھانے چنے جاتے ہیں، وہ بیش قیمت لباس زیب تن کئے ہوتا ہے۔لیکن اس کا دل اداس، روح بے چین اور طبیعت افسردہ رہتی ہے۔سچی خوشی سے وہ کبھی بہرہ مند نہیں ہوتا، دن رات دولت یا اقتدار کے حصول کے لئے سرگرداں رہتا ہے۔پھر اس کی حفاظت کی فکر ہر وقت دامن گیر رہتی ہے۔وہ حرام اور ناجائز ذرائع استعمال کرنے سے باز نہیں آتا۔اس طرح اس کا ضمیر اس کو ملامت کرتا ہے اور یہ ملامت بڑی شدید اور دل گداز قسم کی ہوتی ہے۔وہ خود اپنی آنکھوں میں مجرم ہوتا ہے اس کے دامن کے بدنما داغ ہر

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

وقت اسے گھورتے رہتے ہیں ۔(بحوالہ ضیاء القرآن جلد نمبر سوم صفحہ ۱۴۳)

نماز چھوڑنے کی سزا قرآن کی روشنی میں:

نماز سے غفلت کرنے والوں کے متعلق اللہ رب العزت فرماتا ہے:

فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون

(الماعون، ک، ۲۰۷: ۵،۴)

پس ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز (کی ادائیگی) سے غافل ہیں۔

قرآن مجید ہے کہ:

جب جنتی جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ تمہیں کون سا عمل جہنم میں لے گیا تو وہ نہایت حسرت و افسوس سے جواب دیں گے

لم نک من المصلین (المدثر، ک، ۷۴: ۴۳)

ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

اضاعو الصلوٰۃ و اتبعواالشھوات فسوف یلقون غیا

(مریم، ک، ۱۹: ۵۹)

جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہش کے پیچھے پڑ گئے سو یہ لوگ خرابی پائیں گے۔

نماز احادیث کی روشنی میں:

آقا علیہ السلام نے فرمایا:

ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ صلاتہ

(سنن نسائی ج ا ص ۸۲)

قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔

اگر وہ مکمل ہوئی تو مکمل لکھی جائے گی ۔اور اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو کہا جائے گا دیکھو کیا اس کی کچھ

نفلی نمازیں ہیں جن سے اس کے فرض کی کمی پوری کی جائے، پھر اسی طرح باقی اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس دین میں نماز نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں۔

(مسند احمد ج ۴: ص ۲۱۸)

افسوس! آج بسنت کے لئے بلند منازل کی چھتیں اور پارک تو آباد ہیں نیو ائیر نائٹ کے لئے فائیو سٹار ہوٹل تو آباد ہیں لیکن مساجد ویران ہیں اور ان کے درو دیوار سے رونے کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ بقول اقبال:

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

۱۰۔ جانی و مالی نقصانات:

اسلام میں قتل وخون اور دنگا فساد سے کلی طور پر منع فرمایا گیا ہے، ایسا کرنے والے کو دردناک عذاب کی خبر دی ہے، اور اسے فاسق و فاجر کہا ہے۔ پتنگ بازی اور نیو ائیر نائٹ خصوصی طور پر دنگا فساد اور کشت وخون کا پیش خیمہ ہیں۔ پتنگ بازی میں کئی جانیں چھتوں سے گر کر اور فائرنگ سے ضائع ہو جاتی ہیں۔ جب سے دھاتی ڈور کا استعمال شروع ہوا ہے اس وقت سے بجلی نے بھی آنکھ مچولی شروع کر رکھی ہے۔ دھاتی ڈور بار بار بجلی کی تاروں سے الجھ جاتی ہے جس کی وجہ سے بجلی بند ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ ڈور بجلی کے ننگے تاروں سے لگ کر برقی رو میں خرابی کا باعث بنتی ہے۔ ان خرابیوں کے پیش نظر واپڈا حکام نے باقاعدہ پتنگ بازی پر پابندی کا مطالبہ کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ دھاتی ڈور راہ گیروں کے گلے پر پھرنے کی وجہ سے بھی کئی اموات ہو چکی ہیں۔

واپڈا حکام کے مطابق اس سال لاہور میں عید کی چھٹیوں میں تقریباً 2000 بار بجلی بند ہوئی جس سے چار دنوں میں واپڈا حکام کو کروڑوں کا نقصان ہوا۔ ایک اندازے کے مطابق اس سال لاہور میں واپڈا کو بیس سے پچیس کروڑ کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔

اس کے علاوہ بار بار بجلی کی بندش سے کاروبار زندگی متاثر ہوتا ہے۔ گھروں میں قیمتی

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں: فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

الیکٹرانکس کی اشیاء جل جاتی ہیں۔ جن کا اندازہ بھی کروڑوں میں ہے۔ بسنت اور نیو ائیر نائٹ پر آتش بازی اور فائرنگ بھی ایک معمول بن چکا ہے۔ جس سے ہر سال گولیاں لگنے اور آتش بازی کی وجہ سے لگنے والی آگ میں جل کر کئی آدمی موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت کی بارہ فروری 2005 کی اشاعت خاص میں چھپنے والے ایک فیچر کے مطابق آخری اطلاعات جو ہماری نوائے وقت رپورٹنگ ٹیم نے دیں ان کے مطابق اس بسنت کی بہار دیکھنے والے سترہ افراد باقی زندگی کی بہاریں دیکھنے سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔ 600 سے زائد ہاتھ پاؤں سے معذور ہو گئے۔ بار بار بجلی کی ٹرپنگ سے چھیاسی فیڈز تباہ ہوئے۔

ہم ان تمام باتوں کو جانتے ہوئے بھی نہ تو دھاتی ڈور کے استعمال سے باز آتے ہیں اور نہ ہی آتش بازی اور ہوائی فائرنگ سے۔ اور ایسی فائرنگ کے نتیجہ میں کئی افراد زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں۔ ایسا ہم جانتے بوجھتے ہوئے کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی موت کا سبب بنتے ہیں۔

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی روایت کرتے ہیں:

لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم (سنن ترمذی: 1400، سنن نسائی 3998)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل کی نسبت پوری دنیا کا زوال زیادہ آسان ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمام آسمان اور زمین والے کسی ایک مؤمن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں اوندھے منہ ڈال دے گا۔ (سنن ترمذی، 1402، المستدرک: ج 2 ص 382)

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

اس شخص کی ماں اس پر روئے جس نے کسی مسلمان کو عمداً قتل کیا وہ مقتول قیامت کے دن اپنے قاتل کو دائیں یا بائیں جانب سے پکڑے ہوئے آئے گا۔ اور دائیں یا بائیں ہاتھ سے اس نے اپنا سر پکڑا ہوا ہوگا۔ اور عرش کے سامنے اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا اور وہ شخص کہے گا اے میرے

رب اس بندے سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کر دیا تھا؟ (مسند احمد جلد ۱ حدیث نمبر ۲۱۴۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے کسی بھائی کی طرف کسی دھار والے آلے سے اشارہ کیا تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ چاہے وہ اس کا سگا بھائی یا باپ ہی کیوں نہ ہو۔

۱۱۔ ہندو کی معیشت کو مضبوط کرنا:

بسنت کا ایک پہلو جس کو ہم نظر انداز کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ بسنت منا کر ہم ہندو کی معیشت کو مضبوط کر رہے ہیں۔ بسنت کے موقع پر ڈوروں اور پتنگوں پر جو اربوں روپیہ خرچ آتا ہے اس کا تقریباً 70 فیصد ہندو کی جیب میں جاتا ہے۔ جس سے وہ اسلحہ خرید کر ہمارے خلاف استعمال کرتا ہے۔ نذیر احمد چوہدری لکھتے ہیں: پتنگ بازی کے لئے زیادہ تر ڈور سمگل ہو کر باہر سے آتی ہے۔ بھارتی دھاگے سے تیار کی گئی ڈور پسند کی جاتی ہے۔ ان میں چار پانڈا، سات پانڈا۔ ایک ریچھ، دو ریچھ، پانچ ریچھ، سات ریچھ۔ دو مچھلی، پانچ مچھلی، اور آٹھ مچھلی زیادہ مشہور اور پسندیدہ ہیں۔ انہیں یہاں نہ صرف پسند کیا جاتا ہے۔ بلکہ پتنگ بازی کے شائقین نہایت دھوم دھام سے انہیں استعمال کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ دو بھالو اور سات مچھلی بھی بازار میں عام بکتی ہے۔ قبل ازیں بھارت سے پانچ نیولا اور زیبرا کے دھاگے آتے تھے۔ مگر اب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پانڈا مظبوط ترین ڈور ہے اس لئے کہ اس کی موٹائی زیادہ ہوتی ہے۔ (بسنت، لاہور کا ثقافتی تہوار۔ از نذیر احمد چوہدری: ص 17 سنگ میل لاہور)

پتنگ بنانے کے لئے بانس استعمال ہوتا ہے اور یہ بانس بھی انڈیا سے آتا ہے۔ ڈوروں اور پتنگوں کے عوض پاکستانی عوام اربوں روپیہ اپنے سفاک دشمن کے حوالے کر دیتی ہے۔

روزنامہ نوائے وقت میں پتنگ بازی کا حامی لکھتا ہے:

> لوگ غالباً اس احساس سے عاری ہیں کہ وہ بھارتی اشیاء خرید کر بالواسطہ اس دشمن کی مدد کر رہے ہیں جو کشمیری مسلمانوں پر ظلم ڈھا رہا ہے، جس کی سات لاکھ فوج ہماری زندگی کو اجیرن بنائے ہوئے ہے۔ پتنگ ساز اداروں اور پتنگ بازی کی تنظیموں کو بھارتی اشیاء کا بائیکاٹ کرنا چاہئے اور عہد کرنا چاہئے

کہ وہ بھارتی ڈور استعمال نہ کریں۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں دشمن کو مضبوط کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سورۃ النساء میں قتل خطاء کی دیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

فان كان من قوم عدو لكم وهو مؤمن فتحرير رقبة مؤمنة (النساء،م، ۹۲:۴)

پھر اگر (مقتول) اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے۔ لیکن وہ (مقتول) مسلمان ہو تو (قاتل) صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرے (یعنی صرف ایک غلام آزاد کرے گھر والوں کو دیت نہ دے)۔

جسٹس پیر کرم شاہ الازہریؒ اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

قتل خطاء کی دوسری صورت یہ ہے کہ مقتول ہو تو مسلمان لیکن اس کی بود و باش کفار میں ہو تو اس صورت میں صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرے۔ اس پر دیت لازم نہ ہوگی، وہ اس لئے کہ اس کے سب کے سب وارث کافر ہیں اور مسلمانوں سے برسرپیکار ہیں، ان کو دیت ادا کرنا تو ان کو تقویت دینا ہے جو کسی طرح قرین عقل نہیں۔ (ضیاء القرآن جلد اول ص 377)

خلاصہ تحقیق

آخر میں ہم اپنی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے خلاصہ تحقیق قارئین کی نظر کرتے ہیں۔

☆ اپریل فول پر جھوٹ بولا جاتا ہے۔ جھوٹے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے جھوٹ کو منافقت کی نشانی اور جہنم میں لے جانے والا عمل قرار دیا ہے۔

☆ کھلے عام بے پردگی و بے حیائی کے مظاہرے ہوتے ہیں، اختلاط مرد و زن ہوتا ہے، جو بالاتفاق حرام ہے۔

☆ مذکورہ پروگراموں میں شراب نوشی بکثرت ہوتی ہے، جس پر اسلام میں سخت سزا کا حکم ہے، جبکہ دائماً شراب نوشی ایمان کو ضائع کردینے کا موجب اور اللہ رب العزت کی ناراضگی کا باعث ہے۔